سوال

مساجد کی تعمیر میں زیادہ خرچ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل مساجد کی تزئین وآرائش پر بلاضرورت بہت زیادہ خرچ کیا جاتا ہے ،کیا شرعا ایسا کرنا جائز ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

چیز آرائش اور تزئین میں داخل ہے مثلادیواروں پرٹائلیں لگانا وغیرہ یا ضرورت سے زائد لائٹنگ وغیرہ تو وہ ممنوع ہے اور جس میں راحت وسکون کا پہلو ہو تو اس کی اجازت نکلتی ہے جیسا کہ اے۔ سی وغیرہ۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں :

عن أنس أن النبيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قال : «لا تقومُ الساعةُ حتّى يتباهى النَّاسُ في المساجدِ»

د (449) والنسائی (689) وابن ماجہ (739) -

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ لوگوں مساجد میں باہم فخر نہ کرنے لگیں۔

طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اثر میں ہے :

ئ (171/1) -

"(309/1) وغیرہ، وصححہ الألبانی فی تحقیق "إصلاح المساجد من البدع والعوائد" لجمال الدین القاسمی (94)، وفی "صحیح أبی داود" الکامل (347/2) -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ تم مساجد کی تزئین وآرائش اسی طرح کرو گے جیسا کہ یہود ونصاری نے اپنی عبادت گاہوں کی کی ہے۔

۲۔ جب مساجد کی تزئین وآرائش جائز نہیں ہے تو اس میں فی سبیل اللہ کی مد میں خرچ بھی درست نہیں ہے۔ الموسوعة الفقهية میں ہے کہ حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک مال وقف کے ساتھ مساجد کی تزئین وآرائش حرام کام ہے۔ شافعیہ کا قول بھی یہی ہے کہ مال وقف کو اس مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے

ۃ "(275/11) :

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی